سوال

(481) لونڈی اور غلام کی حدود و قیود

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے امان اللہ خان دریافت کرتے ہیں کہ اسلام میں لونڈی اور غلام رکھنے کی کیا حیثیت ہے اور اس کی حدود و قیود اور شرائط کیا ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام میں کئی طریقوں سے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں آج کل لونڈی سسٹم تقریباًنا پیدا ہے لہذا اس کے متعلق سوالات ذہنی مفروضہ تو ہوسکتا ہے البتہ ضروریات زندگی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے مسئلہ کی وضاحت با یں طور ہے کہ غیر مسلم اقوام کے ساتھ جنگ کے موقع پر جو مرد عورتیں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں انہیں شرعاً غلام اور لونڈی کہا جاتا ہے ان کے متعلق اسلامی قانون یہ ہے کہ تمام اسیران جنگ کو حکومت وقت کے حوالہ کر دیا جائے کسی سپاہی یا فوجی کو حکومت کی پیشگی اجازت کے بغیر ان میں تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے البتہ حکومت ان کے متعلق درج ذیل اقدامات میں سے کوئی ایک مناسب اقدام کر سکتی ہے (1)ان پر احسان کرتے رواداری کے طور پر انہیں بلا معاوضہ رہا کر دیا جائے ۔

(2)ان سے فی کس مقررہ شرح کے مطابق فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے ۔

(3)جو مسلمان قیدی دشمن کے ہاتھ میں ہوں ان سے تبادلہ کر لیا جائے اس مؤخرالذکر صورت میں گرفتار شدہ عورتوں سے جنسی تعلقات قائم کرنے کے متعلق ہمارے ذہنوں میں بے شمار خدشات ہیں انہیں دور کرنے کےلیے اسلام کے مندرجہ ذیل اصول وضوابط کو پیش نظر رکھا جائے

(1)حکومت وقت کی طرف سے کسی سپاہی کو لونڈی کے متعلق حقوق ملکیت مل جانا ہی اس کا نکاح ہے یہ ایسا ہی ہے جیسے باپ اپنی بیٹی کا عقد کسی دوسرے شخص سے کر دیتا ہے جس طرح باپ نکاح کے بعد اپنی بیٹی واپس لینے کا مجاز نہیں ہوتا اسی طرح حکومت کو بھی کسی سپاہی کی ملکیت میں دینے کے بعد وہ لونڈی واپس لینے کا اختیار نہیں ہے اس بنا پر مسلمان سپاہی بھی صرف اسی عورت کے ساتھ صنفی تعلقات قائم کرنے کا مجاز ہے جو حکومت کی طرف سے ملی ہو۔

(2)جو عورت جس کے حصہ میں آئے صرف وہی اس سے صنفی تعلقات قائم کر سکتا ہے کسی دوسرے شخص کو اسے ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہاں اگر حقیقی مالک کسی کے ساتھ اس کا نکاح کر دے تو اس صورت مین دوسرے شخص کو حق تمتع حاصل ہو جاتا ہے لیکن اس صورت میں اصل مالک اس لونڈی سے دیگر خدمات تو لے سکتا ہے لیکن تمتع کی اجازت نہیں ہوگی ۔

(3)جس تخص کوکسی لونڈی کے متعلق حق ملا ہے تووہ اس وقت صنفی تعلقات قائم کرسکے گا جب اسے یقین ہوجائے گا کہ وہ حاملہ نہیں ہے اس کا ضابطہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایام ماہواری آنے کاانتظار کیا جائے حمل کی صورت میں وضع حمل تک انتظار کرنا ہوگا ، نوٹ ۔ گھریلو خادمائیں اور کاروباری نوکر چاکر غلام اورلونڈی کے حکم سے خارج ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:483